Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 11
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
پیر 27 اپریل 1998ء 29 ذی الحجہ 1418ھ 27 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 89

نیک اور برے ساتھی کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک ساتھی اور برُے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اُس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اُس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا اس کا بدبو دار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب البرّ والصلہ)

صبر اور حلم سے کام لو اسی سے انقلاب برپا ہوتا ہے

ایسے لوگوں کی مجالس سے تعلق توڑلیں جو بزرگوں کا تمسخر اڑاتے ہیں

انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے اس میں احتیاط سے کام لیں

بیت الفضل لندن میں 24-اپریل 1998ء کو فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-24-اپریل ۱۹۹۸ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج یہاں نماز جمعہ بیت الفضل میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اللہ کی آیات سے تمسخر کرنے والوں کی مجالس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے سے ساری دنیا میں لاکھوں احمدیوں نے بیک وقت دیکھا اور سنا۔ اردو سمیت سات زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

حضرت صاحب نے احکام الٰہی کے حوالے سے فرمایا کہ جب تم اللہ کی آیات کا انکار سنو یا ان کا تمسخر اڑاتے ہوئے سنو تو وہاں سے اٹھ جاؤ اور چاہے یہ لوگ کوئی اور بات ہی کیوں نہ کر رہے ہوں ان کے پاس ہرگز نہ جاؤ۔ کیونکہ دینی غیرت وحمیت کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کی مجالس سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا جو لوگ منافقت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ ایسی باتیں نہیں کر رہے تھے۔ کسوٹی یہ ہے کہ کوئی باغیرت آدمی ان لوگوں کی مجالس میں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا جہاں اس کے والدین کی بے ادبی کی گئی ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حدیث بیان فرمائی کہ نیک اور برے شخص کی مثال کستوری اور دھونکنی چلانے والے کی سی ہے۔ کستوری والا اگر کستوری نہ بھی دے تو اس کی خوشبو ضرور مل جائے گی اور دھونکنی والا یا تو آپ کے کپڑے جلائے گا ورنہ کم از کم اس کا بدبودار دھواں تو آپ کو ضرور پہنچے گا۔ اس حدیث میں قطعیت کے ساتھ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ برے لوگوں کی صحبت کا تصور ہی نہ کرو۔ حضرت صاحب نے فرمایا انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر بے ہودہ لوگوں کی مجلس میں آنا جانا ہو تو یہ عذر ہی غلط ہے کہ انہوں نے میرے سامنے کوئی بری بات نہیں کی۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا ایک ارشاد پیش فرمایا جس میں حضرت بانی سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کے خلاف گستاخی کرنے کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس قدر دکھ ان لوگوں کی باتوں سے مجھے ہوا ہے اور کسی سے نہیں ہوا یہ ہرگز مبالغہ نہیں ہے۔ جس کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے شاندار نظارہ دکھایا یہ مقام عشق ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی صبر کی تعلیم ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دنیا بھر میں جماعت کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے عمل میں ہمارے لئے رہنمائی موجود ہے۔ ایسے لوگوں کی سختی کے مقابل پر سختی ہرگز نہ کی جائے۔ بلکہ اللہ کے آگے گریہ وزاری سے اس کی مدد طلب کی جائے۔ صبر کے اندر ایک طاقت ہے۔ یہ صبر ہے جو ایسے ممالک میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کا کام کرے گا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا پاکیزہ طرز عمل بیان فرمایا کہ آپ نے لیکھرام کا سلام قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا کہ میرے ایمان کے خلاف ہے کہ ایسے شخص کا سلام لوں۔ جو آنحضرت ﷺ پر اعتراض کرتا ہے۔ ایسے سلام پر لعنت ہے جو ایسے شخص کی طرف سے ملے جو بزرگوں کی گستاخی کرنے والا ہو۔ ایسے لوگوں سے ہر قسم کا تعلق کاٹ لینا چاہئے۔ جو خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا۔ جب خدا کی خاطر آپ لوگوں سے تعلق کاٹیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ سے بہت زیادہ تعلق رکھے گا۔ جو ذرا سی بھی نیکی کرتا ہے اللہ اس کو بغیر اجر کے نہیں رہنے دیتا۔

☆......☆......☆......☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

سوموار - 27 اپریل 1998ء

7-05 صبح-اردو کلاس
11-20 دوپہر-پشتو پروگرام
3-10 سہ پہر-طبی معاملات
7-05 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

منگل - 28 اپریل 1998ء

7-05 صبح-اردو کلاس
11-20 دوپہر-پشتو پروگرام
3-10 دوپہر-طبی معاملات
7-05 رات-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

خواتین ایرنٹس نرسز کی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ ٹریننگ کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ ایسی طالبات جو نرسنگ کی تربیت کی خواہشمند ہوں اور کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 5- مئی 1998ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ بنام ایڈمنسٹریٹر صاحب پہنچادیں۔

دوران ٹریننگ طالبات کو -/1000 روپے بالمقطع وظیفہ الاؤنس ماہوار دیا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ تمام امراء اضلاع مرکز میں بیس روزہ ٹیچر ٹریننگ کلاس کے لئے کلام الٰہی سیکھنے کا شوق رکھنے والے احباب کو ربوہ بھجوائیں۔ یہ کلاس 3 مئی سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ جو احباب ناظرہ جانتے ہیں انہیں کلام الٰہی صحیح تلفظ کے ساتھ سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایسے ہی کلام الٰہی کے (عربی اسباق کے مدد سے) ایک پارہ کا ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

امید ہے کلام الٰہی سیکھنے کا شوق رکھنے والے احباب اس کلاس میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری فرمائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانے میں حضرت بانی سلسلہ کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 13- فروری 1998ء بمطابق 13 تبلیغ 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سورۃ المائدہ کی آیت 106 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو! تم اپنی جانوں کی حفاظت کرو- یہ زور اپنے پر ہے- جب تم ہدایت پا جاؤ تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی- تم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے- پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے تمہیں آگاہ فرمائے گا-

اس آیت کریمہ میں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کی گمراہی کی فکر نہیں کرنی- ہرگز یہ مراد نہیں ہے- قرآن کریم نے ایک ہی مضمون کے ہر پہلو کو بہت باریکی اور لطافت سے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے- بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص گمراہ ہو جائے' ایسے بھی ہیں جو سزا یافتہ ہیں' کچھ ایسے بھی ہیں جو عہدیدار ہیں لیکن ان میں کچھ نقائص بھی پائے جاتے ہیں- ایسے لوگوں کے متعلق جماعتوں میں اکثر یہ سوال اٹھتا رہتا ہے اور گھومتا پھرتا ہے کہ فلاں شخص جو ہے وہ اس عہدے پر قائم ہے اور یہ نقائص رکھتا ہے' فلاں شخص کو بے وجہ سزا دے دی گئی اور وہ باہر نکل گیا حالانکہ وہ ایک مفید وجود تھا- اس قسم کے بہت سے وسوسے بعض جماعتوں میں گھومتے پھرتے ہیں اور اکثر جماعتوں کی اصلاح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو چکی ہے لیکن وقتاً فوقتاً یہ فتنے پھر بھی سر اٹھاتے ہی رہتے ہیں- یہاں اس آیت کریمہ میں **اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تمہیں اپنی پڑنی چاہئے' تمہیں پرائی سے کیا غرض- جہاں تک نقصان پہنچنے کا تعلق ہے وہ لوگ جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں' جن کو نکال دیا جاتا ہے' جو عہدوں کے باوجود اپنے کردار کی حفاظت نہیں کرتے وہ تمہارا نقصان نہیں کر سکتے** پھر تمہیں کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے- اپنی فکر کرو اور اپنی فکر پہ اتنا زور ہے کہ فرمایا (-) یاد رکھو تم سے تمہارے متعلق پوچھا جائے گا' تم سے ان لوگوں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا- اپنی فکر میں پڑو یہ نہ ہو کہ تمہارے جتھے سارے کے سارے خدا کے نزدیک رد کر دیئے جائیں' جن جتھوں کا غرور لئے پھرتے ہو جس غرور میں ہمیشہ مخرجین کی تائید اور عامتہ الناس پہ یہ اثر کہ ہم اکٹھے ہیں' ہم دیکھو کتنے بڑے لوگ ہیں یہ بات پائی جاتی ہے-

اس خطبے میں میرے ذہن میں خاص طور پر ایک ملک ہے جو سیکنڈے نیویا سے تعلق رکھتا ہے- اس سے پہلے میں بہت کوشش کر چکا ہوں کہ ان کے جتھے ٹوٹیں اور ان کو عقل آئے کہ ان میں سے ہر ایک نے خود مرنا ہے اور اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور یہ جتھے اگر مخرجین کی تائید میں بنے ہوئے ہیں تو ایک کوڑی کا بھی فائدہ ان کو حاصل نہیں ہو گا- جواب دہی ان کی ہو گی- اگر یہاں نہیں تو مرنے کے وقت اور مرنے کے بعد ہو گی- آج میں ان کا پول نہیں کھولنا نہیں چاہتا عمومی مضمون بیان کروں گا- میرا ارادہ یہ ہے کہ ہر ایک کو میں لکھ دوں کیونکہ اب ان کے حالات برداشت سے باہر ہو چکے ہیں'- مستقل' پرانی گانٹھیں ہیں جو ٹوٹنے میں نہیں آرہیں اور غرور جتھے کا ہے اور وہ بد قسمت ملک جن میں جماعت سے عدم تعلق والے جتھے زیادہ ہیں اور فتنہ و فساد والے جتھے زیادہ ہیں اور نیک لوگ نسبتاً کم ہیں ان بے چاروں کو مصیبت پڑی ہوئی ہے- وہ سمجھتے ہیں پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے- پہلے تو میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ دیکھو تمہیں ان کا جتھہ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا- اگر ہزار میں سے تم دس بھی ہوئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری قدر فرمائے گا تو تم اتنے پریشان کیوں ہوتے ہو- **جتھے بنتے ہیں بننے دو خدا توڑے گا' ان کے غرور اور تکبر کو ضرور خاک میں ملائے گا اور یہ اپنے سوا اور کسی کا نقصان نہیں کر سکتے**- یہ خوشخبری جب اللہ نے تمہیں دے دی ہے کہ تمہارا نقصان نہیں کر سکتے اور جواب وہ ضرور ہوں گے تو پھر تمہیں کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ خواہ مخواہ ہول میں مبتلا ہو کہ دیکھو ہمارا کیا بنا' ہم کتنے تھوڑے رہ گئے- اس بات کو بالکل ذہن سے نکال دیا جائے- اگر دس بھی ٹھیک ہیں تو وہ اللہ اور جماعت کی نظر میں وہی دس مقبول ہیں اور باقی سارے رد شدہ ہیں ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے- ان کو علم ہی نہیں کہ دنیا میں کتنے بڑے بڑے انقلاب آرہے ہیں- سینکڑوں جماعتیں' ہزاروں جماعتیں ہر سال ایسی بنتی ہیں جو کلیتاً فدا ہیں وہ بڑی بڑی جماعتیں جن میں جتھے تھے اب وہ مٹ مٹ کے' گھل گھل کے ان کا کچھ بھی وجود نہیں رہا اور اب وہ سمجھ چکے ہیں کہ وہ بے کار ہیں- جرمنی کا یہی حال تھا بڑی جتھہ بندیاں تھیں شروع میں- جب میں نے جرمنی کے معاملات میں دلچسپی لی خصوصیت کے ساتھ اور اللہ نے فضل فرمایا اور جرمنی کی جماعت کو از سر نو بیدار کرنا شروع کیا ہے تو اس وقت جتھے ہوتے تھے اور ہر جتھے کو یہ غرور تھا کہ ہم جتھے والے ہیں ہم پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے- میں نے ان پر ہاتھ ڈالا' ان کو دکھایا کہ (امام جماعت) کو اگر اللہ یہ سمجھائے کہ ہاتھ ڈالو تو وہ ڈالے گا اور تمہاری کوئی بھی حیثیت نہیں ہے' تمہارے تکبر خاک میں مل جائیں گے- یہی ہوا- سب جتھے تحلیل ہو گئے- اگر کہیں ہیں تو چھپے چھپے' دلوں میں گانٹھیں ہیں مگر بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل سے ان ملکوں سے سب گندگی کا صفایا ہو گیا ہے-

تو اگر کوئی ملک سمجھتا ہے کہ وہ بہت بڑا ہے اور مستثنیٰ ہے تو میں آج اس کو متنبہ کر رہا ہوں- قرآن کریم کی یہ آیت مجھے تقویت دے رہی ہے اور ان سب خدا کے پاک بندوں کو تقویت دے رہی ہے جو تعداد میں تھوڑے ہوں گے مگر جن کو جتھوں نے دبا ڈالا ہے- ہرگز دبنے کی کوئی ضرورت نہیں- اپنے پاؤں پہ کھڑے ہوں- اور میرا ارادہ یہ ہے کہ ان کو پہلے خطوط کے ذریعہ ایک دفعہ متنبہ کر دوں' سمجھا دوں کہ آپ کی باتیں میری نظر میں ہیں- میں دورے بھی کر چکا ہوں' سمجھتا ہوں کون لوگ کتنے بڑے جتھے رکھتے ہیں' کتنا ان کو کس بات کا غرور ہے- لیکن میں آج کے خطبے میں یہ بتانا چاہتا ہوں **کہ آئندہ اگر وہ باز نہ آئے تو آپ ان کا ذکر نہیں سنیں گے وہ مٹ گئے اور ختم ہو گئے- اور جماعت انہیں چند سے دوبارہ ترقی کرے گی جو چند خدا کے بندے جماعت میں موجود ہیں اور پاکباز ہیں اور نظام جماعت کا احترام کرنے والے ہیں- اب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے دلوں کو ٹٹول کر جنہوں نے دیکھنا ہے وہ دیکھ لیں لیکن میں بھی تحریری طور پر واضح تنبیہ کرنے والا ہوں۔ اور اس کے بعد وہ اس قابل ہی نہیں کہ ان کا خطبوں میں ذکر کیا جائے۔ اللہ ان سے خود نپٹے گا اور آپ دیکھیں گے۔ کہ (اللہ نے چاہا تو) جو بظاہر تعداد میں کم ہیں ان کے نکل جانے کے بعد ان میں بہت برکت پیدا ہوگی۔

یہ آیت کریمہ اس غرض سے میں نے تلاوت کی ہے اور اسی تعلق میں حضرت (بانی سلسلہ) کی بعض نصیحتیں بھی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا لیکن اس کے علاوہ بھی حضرت (بانی سلسلہ) کے بہت سے اقتباسات ایسے ہیں جو ہر جمعے پہ میں ساتھ لاتا ہوں لیکن پوری طرح وقت نہیں ملتا کہ ان کو پڑھ کر سنایا جائے۔ سارے اقتباسات بہت اہم ہیں ان میں یہ مضمون بھی ملے گا جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے لیکن اور بھی بہت اہم مضامین ہیں۔ اور میرے نزدیک **جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانے میں حضرت (بانی سلسلہ) کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے**۔ اتنا گہرا اثر رکھتے ہیں حضرت (بانی سلسلہ) کے الفاظ' اس طرح دل کی گہرائی سے نکل کے دل کی گہرائی تک ڈوبتے ہیں اور ایک ایسے صاحب تجربہ کا کلام ہے جس کی بات میں ادنیٰ بھی جھوٹ یا ریاء کی ملونی نہیں ہے۔ ہر بات جو کہتا ہے وہ سچی کہتا ہے اس سے زیادہ دل پر اثر کرنے والی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ پس اب میں اسی طریق کو اپناتے ہوئے جو گذشتہ چند مہینوں سے میں نے اپنایا ہوا ہے حضرت (بانی سلسلہ) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں اور جہاں تشریح کی ضرورت ہوئی وہاں تشریح کروں گا۔

"اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔" کیسا سادہ اور کیسا پاک فقرہ ہے۔ کیسی حقیقت ہے جس میں ادنیٰ سا بھی جھول نہیں اور بیان کرنے کا انداز ایسا قوی ہے۔ "اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔" اور خطاب عقلمندوں سے ہے۔ شاید کسی کو خیال گذرے کہ عقلمندو کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اولوالالباب سے جو خطاب فرمایا ہے یہ وہی اولوالالباب ہیں۔ **عقلمند ہی ہیں جو نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ عقلمند ہی ہیں جو دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہمیشہ اللہ کو یاد کرکے ایمان میں ترقی کیا کرتے ہیں**۔ تو اس لئے فرمایا کہ اے عقلمندو! یا اے اولوالالباب یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کردو۔

حضرت (بانی سلسلہ) اس مضمون کو اور آگے بڑھاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ عادت جس چیز کی پڑ جائے وہ عادت اپنا غلام بنالیتی ہے۔ اور نشے کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ ہر وہ چیز جو تمہیں عادی بنادے تم اس کے غلام ہو جاتے ہو اور یہ بات بھول جاتے ہو کہ جو چیز بھی تمہیں عادی بنادے اس میں نقصان ہوا کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو چائے اور کافی پر بھی اطلاق پاتی ہے۔ وہ لوگ جو چائے کے عادی ہوں' میں بھی بظاہر عادی ہوں مگر میں نے چھوڑ کر بھی دیکھی ہے اور بالارادہ چھوڑی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس امتحان میں کامیاب رہا ہوں۔ کافی کی مجھے عادت ہوا کرتی تھی اب بڑی مدت سے بہت کم کبھی شاذ کے طور پر پیتا ہوں اور وہ بھی عادت کی وجہ سے نہیں کیونکہ شاذ کا مطلب ہی یہ ہے کہ عادت نہیں رہی۔ پس میں اپنے اوپر تجربہ کرکے یہ باتیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ نشے کی اس تعریف کو آپ پیش نظر رکھیں تو بہت سی بلاؤں سے اور بہت سی بیماریوں سے بچ جائیں گے۔

بہت بیماریاں عادات سے تعلق رکھتی ہیں جب کسی چیز کی عادت پڑ جائے اور وہ نہ ملے تو شدید بے چینی پیدا ہوتی ہے اور جتنے آج جرائم ہو رہے ہیں ان میں عادت کو بہت بڑا دخل ہے۔ دنیا کی اکثر قوموں میں جو جرائم پائے جاتے ہیں وہ عادات کی بناء پہ پائے جاتے ہیں۔ ڈرگ ایڈکشن (Drug Addiction) عادت ہی تو ہے' شراب ایک عادت ہی تو ہے۔

غرضیکہ ہر وہ بیماری جو آج دنیا میں پائی جاتی ہے اگر آپ غور کرکے دیکھیں تو اس میں عادت کا دخل ہے اور یہ عادت جو ہے یہ بے راہ روی سے بھی تعلق رکھتی ہے' جنسی تعلقات سے بھی اس کا واسطہ ہے۔ پس جب میں ہر بیماری کی بات کر رہا ہوں تو سوچ سمجھ کر بات کر رہا ہوں اس کو حالات پر اطلاق کرکے آپ کو بتا رہا ہوں کہ عادات کا آج کے زمانے کی بیماریوں سے گہرا تعلق ہے۔

پھر فرماتے ہیں'' ہر ایک سال ہزار ہا تمہارے جیسے نشے کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔" نشے کے عادی کو اس دنیا میں بھی ضرور سزا ملتی ہے خواہ وہ محسوس کرے یا نہ کرے کہ اس کا نشے سے تعلق ہے۔ سزا کو تو محسوس کرتا ہے مگر یہ علم نہیں کہ میرے نشے نے ہی میرے لئے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں اس کو جو سزا ملتی ہے وہ تو ملے گی ہی لیکن "آخرت کا عذاب الگ ہے۔" پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔" یہ ایک بہت ہی اہم' ایک بڑا ابتلاء ہے آج کی دنیا میں' جو دنیا میں ہر شخص کو درپیش ہے۔

"حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔" آج ساری دنیا میں جو بحران پیدا ہو رہے ہیں وہ جتنی قوموں میں بھی ہو رہے ہیں ان میں حد سے زیادہ عیاشی کی زندگی بسر کرنے والے اس کے ذمہ دار ہیں۔ غریب ممالک کے بحران دیکھیں ان کا اقتصادی ڈھانچہ اگر اس بات پر مبنی ہو تاکہ کم سے کم زندگی کی سادہ ضروریات تمام انسانوں کو مہیا کی جائیں تو یہ اشتراکیت نہیں ہے یہ قرآن کریم کا پہلا سبق ہے۔ اشتراکیت کے تو تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ قرآن کریم کا پہلا سبق اشتراکی نظام کے انتہائی تصور سے بھی بڑھ کر ہے۔ لیکن اس میں برائی نہیں' اس میں کوئی چھینا جھپٹی نہیں' کوئی زبردستی نہیں ہر سوسائٹی کا یہ فرض قائم کردیا گیا ہے آدم کی جنت کے ذکر میں' کہ ہر ایک کو روٹی ملے گی' ہر ایک کو پانی ملے گا' ہر ایک کو بچھونا میسر آئے گا' ہر ایک کے سر پر چھت ہوگی۔ یہ چیز جو پہلا سبق تھا یہ انسانیت نے بھلا دیا ہے' حد کون سی ہے؟ وہ یہی حد ہے۔ ورنہ ہر شخص کہہ سکتا ہے میں عیاشی کرتا ہوں مگر تھوڑی کرتا ہوں۔ کسی ملک کو حد سے زیادہ عیاشی میں مبتلا ہونے کی اجازت ہی نہیں ہے جب تک ان کے غریبوں کی پرسان حالی نہ ہو' ان کی ادنیٰ لازمی ضرورتیں پوری نہ ہوں۔ اس وقت تک جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں خدا نے دیا ہے ہم عیش و عشرت میں زندگی بسر کریں اسی کا نام حد سے زیادہ ہے کیونکہ بعض کے حقوق بعض دوسروں کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ جن کا حق تھا زندہ رہنے کا جو خدا نے قائم کیا ہے اس حق پر قدغن لگائی جارہی ہے اور تمام غریب ممالک میں یہی حال ہے اور تمام امیر ممالک میں یہی حال ہے۔ کوئی ملک بھی اس بدنصیبی سے خالی نہیں ہے۔ فرماتے ہیں یہ لعنتی زندگی ہے۔

"حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔" عیاشی کے ساتھ حد سے زیادہ بد خلقی اور بے مہری کا تعلق ہے۔ بے مہری کا مطلب ہے کہ **آپس میں بنی نوع انسان سے تمہیں محبت ہی نہیں رہی کہ ان کا دکھ تمہارا دکھ بن جائے' بے حس ہو چکے ہو اور جب ایک سوسائٹی الگ ہو جائے اور الگ زندگی بسر کرے تو متکبر ہو جایا کرتی ہے**۔ حد سے زیادہ بد خلق سے مراد یہی بد خلق لوگ ہیں جن کے خلق آزمائے نہیں جاتے اور وہ اپنے دائرے میں رہ کر کسی سے جو چاہیں سلوک کریں وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں پہچانا نہیں جارہا اور جو ہم کرتے ہیں کسی کی مجال نہیں کہ اس پر انگلی رکھ سکے۔ "حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔" یہی تفسیر حضرت (بانی سلسلہ) خود فرما رہے ہیں جو میں پہلی عبارت کی تفسیر کرچکا ہوں۔

"حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں خدا کی ہمدردی مراد نہیں ہے خدا سے لاپرواہ ہونا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا فقرہ اکٹھا ہے اور کوئی غلطی سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی ہے۔ اگر اس فقرے کو ہمدردی سے اس طرح ملایا جائے کہ خدا تو پھر' خدا کو بھی ساتھ جوڑا جائے تو پھر اس کے ایک اور معنے بنتے ہیں۔ خدا یہاں فاعلی حالت میں ہو گا اور بندے مفعولی حالت میں۔ حد سے زیادہ خدا کی ہمدردی سے بے نیاز ہونا یعنی ایسی حرکتیں کرنا کہ خدا تمہارا ہمدرد نہ رہے اور حد سے زیادہ بندوں کی ہمدردی کرنے سے بے نیاز ہونا۔ یہ بھی فرمایا ایک لعنتی زندگی ہے۔ "ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔" یہ جو پوچھا جانے کا تصور ہے یہ ہمارے کردار کو صحیح روش پر ڈالنے اور صحیح روش پر قائم رکھنے میں ایک غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے۔ ہماری زندگی کو صحیح روش پر ڈالنے میں ایک غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ جو پوچھا نہیں جائے گا جس کو یہ احساس ہو کہ میں پوچھا نہیں جاؤں گا۔ وہ جو چاہے کرتا پھرے اور یہ آج کی سب سے بڑی بلا ہے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا **جماعت میں کچھ لوگ ایسے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہم اگر اپنے جتھے بنا کر بظاہر اپنی شان اور شوکت ظاہر کریں گے اور غلبہ کریں گے اور کہیں گے کہ تم ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہو یہ ان کی حماقت ہے۔ کوئی نہیں ہے جو پوچھا نہ جائے گا۔** اپنے ہر عمل کے بارے میں وہ پوچھے جائیں گے۔ فرمایا اور اس سے زیادہ پوچھا جائے گا جیسا ایک فقیر پوچھا جائے گا کیونکہ فقیر تو صرف غریب کو ہی نہیں کہتے ایک مسکین انسان جس کا کوئی اثر و رسوخ نہ ہو اس سے بھی ضرور بازپرس ہو گی۔ لیکن جن کا سوسائٹی پر اثر و رسوخ تھا جو صاحب حکمت بھی سمجھے جاتے تھے اور صاحب طاقت بھی تھے ان سے تو ضرور سختی سے بازپرس ہو گی اور وہ ضرور پوچھے جائیں گے۔

"پس کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔" اب یہ جو پہلی باتیں گذری ہیں ان کا انجام کار یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ جو باتیں حضرت (بانی سلسلہ) نے بیان فرمائیں کہ ان سے بچو' ان کا خطرہ ہے' یہ لعنتی زندگی ہے۔ جو ان باتوں میں ملوث رہتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے ان کا انجام لازماً یہ ہوتا ہے کہ بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور پھر خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا حرام اس کے لئے حلال ہے۔ یہ حلال و حرام کے جو چکر ہیں' بد دیانتیاں رزق میں' لوگوں سے دھوکہ بازیاں یہ سارے اوپر کے مضمون سے تعلق رکھ رہی ہیں جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔

پھر غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی' کسی کو زخمی' کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔' یہ خدا سے منہ پھیرنے کے نتیجے ہیں کیونکہ **جو شخص خدا کا تصوّر دل پر ایک بادشاہ کے تصوّر کی طرح رکھتا ہے ایک کامل مقتدر بادشاہ کے تصور کی طرح رکھتا ہے اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی لمحہ اپنے غصے سے اس قدر مغلوب ہو جائے کہ خدا کی پرواہ نہ کرے۔** اپنے کسی جذبے سے مغلوب ہو جائے کہ دیکھے ہی نہ کہ اس کو بھی کوئی دیکھ رہا ہے۔ "دیوانوں کی طرح کسی کو گالی' کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔"

اس دنیا میں سچی خوشحالی اس کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگ جن کا نقشہ ہے بظاہر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بظاہر حرام کھاتے اور بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ مگر حضرت (بانی سلسلہ) فرمارہے ہیں اس کو سچی خوشحالی بہرحال نصیب نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ مرے گا۔

"اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت گذر چکے۔" کیسا پاک کلام ہے۔ چھوٹا سا فقرہ ان سب باتوں کے آخر پر رکھ دیا۔ جو دل کی گہرائی تک اتر جاتا ہے اور عزیزو کہہ کر مخاطب فرمایا۔ کہ مجھے تم سے پیار ہے تم مجھے اچھے لگتے ہو میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی گزند پہنچے۔** پس اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت گذر چکے ہیں۔ اکثر لوگوں کے دن بہت گذر چکے ہیں کیونکہ اس میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ آج نہیں تو کل شاید موت آجائے تو جس کی موت بھی کل پرسوں مقدر ہے اس کے تو اکثر دن گذر ہی چکے ہیں اور چونکہ پتہ نہیں کہ کب آنی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان کے اکثر دن واقعتاً گذر چکے ہوں اور ان کو احساس بھی نہ ہو۔

"تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو وہ بھی بہت گذر چکے ہیں سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔" جس کے پاس جانا ہے اس کو ناراض کرو گے تو کیا پاؤ گے۔ چند دن کی زندگی' چند دن کے ابتلاء چند دن کے مصائب اگر جھیل لو اور بالکل اس بات سے بے نیاز ہو جاؤ کہ یہ آزمائش تمہیں تکلیف دیتی ہے اس لئے کہ تھوڑی ہی تو ہے چند دنوں میں گذر جائے گی تو پھر اللہ ناراض نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تمہیں یہ خیال نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے گا اور ناراضگی کی حالت میں تم جان دو گے۔ "ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر وہ تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔" یہ بالکل درست ہے۔ اللہ جن بندوں کو بچانا چاہے ان کو تباہ نہیں کر سکتی مگر روزمرہ کے وہ بندے جو کیڑوں مکوڑوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جو پہلے ہی اپنی حکومتوں کو اپنا خالق اور معبود بنائے بیٹھے ہیں ان کو جب چاہیں فوری طور پر گورنمنٹیں ہلاک کر سکتی ہیں اور سب ملکوں کا یہی حال ہے۔

ہر ملک میں حکومتیں یہ زیادتی کرتی ہیں جب وہ سمجھیں کہ فلاں شخص یا فلاں خاندان یا فلاں جتھہ اب اس قابل نہیں رہا کہ ہم ان کو اپنے ساتھ چلائیں تو اس طرح چھوڑ دیتی ہیں جیسے پتھر کو چھوڑا جائے اور وہ بلندیوں سے زمین پر گرتا ہے۔ پھر اس کو پاؤں تلے روندتی ہیں اور بڑے خاندان ہیں' بڑے بڑے عظیم جتھے تھے جن کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا گیا کیونکہ حکومتوں نے ان کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ روس میں بھی یہی ہوتا رہا' امریکہ میں بھی یہی ہوتا ہے ہر جگہ یہی ایک کہانی ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) بیان فرماتے ہیں۔ "ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔" اب یہ زبردست کا محاورہ بیچ میں داخل کرنا یہ حضرت (بانی سلسلہ) کی حیرت انگیز عقل اور فہم کی طرف اشارہ کرنے والا فقرہ ہے۔ ایک عام آدمی کہہ سکتا ہے حکومت تمہیں جب چاہے برباد کر سکتی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو یعنی انسانی گورنمنٹ اگر تمہارے جتھے بہت بڑے ہوں تو تم سے ڈرتی بھی ہے اور اس وقت تو چاہے بھی تو تمہیں تباہ نہیں کرتی' نہ کر سکتی ہے۔ اس لئے دونوں باتیں ہیں ان کے معبود بڑے بڑے جتھے بن جاتے ہیں اور وہ تمہارا معبود بن جاتی ہیں۔

تو فرمایا کہ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر وہ ناراض ہو تو وہ تباہ کر سکتی ہے اور اللہ کیا تم سے زبردست نہیں ہے؟ اس لئے اللہ کی ناراضگی کو ایک عام حکومت کی ناراضگی کے برابر نہ کرو۔ بعض صورتوں میں عام حکومت تم سے ناراض بھی ہو تو تمہیں برباد نہیں کر سکتی مگر اللہ ناراض ہو تو آناً "فاناً" تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ "پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔"

یہی بات پہلے میں نے استثناء کے طور پر کہی تھی۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہر ایک کو تباہ کر سکتی ہے۔ اکثر خدا کی نظر میں متقی ٹھہرنے والے کمزور ہوا کرتے ہیں لیکن خدا اجازت نہیں دیتا کہ جابر سے جابر حکومت بھی ان کو تباہ کر سکے۔ معمولی گزند پہنچاتے ہیں' نقصان' دلی تکلیف لیکن تباہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کر سکتے- لیکن شرط یہ ہے کہ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ- وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا پھر حکومتوں کی ناراضگی کی کیا پرواہ ہے-

"اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں-" یعنی تقویٰ اگر نہ ہو تو پھر تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں- تقویٰ کے لفظ میں حفاظت شامل ہے بچنا اور بچایا جانا- "اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرسکو گے-" اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ اگر یہ بات نہ ہو تو تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور "تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصے کے ساتھ گذریں گے-"

تقویٰ نہ ہو اور دوسرے سہارے موجود ہوں تو ان کا حقیقتاً تمہاری زندگی پر کوئی مستقل' فرحت بخش اثر نہیں پڑ سکتا- ایسے لوگ جو دنیا کے سہارے جیتے ہیں' دنیائیں بدل جاتی ہیں' ایسے لوگ جو بڑے لوگوں کے سہارے جیتے ہیں وہ بڑے لوگ بڑے لوگ نہیں رہتے- غرضیکہ سارے مضامین حضرت (بانی سلسلہ) کے اس کلام میں مضمر ہیں کہ تم جب دنیا والوں کو اپنا خدا بنا کر ان کو راضی کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ تمہاری ساری زندگی کام نہیں آسکیں گے اور عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصے کے ساتھ گذریں گے- یہ بات بھی ان سب ملکوں میں جو اکثر تیسری دنیا کے ملک ہیں مشاہدہ کی جاسکتی ہے اور بڑے ملکوں میں بھی مشاہدہ کی جاسکتی ہے کہ حکومتوں سے ٹوٹے ہوئے 'گرے ہوئے لوگ جو کسی زمانے میں زبردست ہوا کرتے تھے جن کے رعب سے خلقت کانپتی تھی وہ بڑے غم و غصہ میں آخری دن بسر کرتے ہیں- ان کا کوئی بھی اختیار باقی نہیں رہتا- بے چین اور بے قرار پھرتے ہیں- اگر کوئی ان کے سینے میں جھانک سکتا تو جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا ہے غم اور غصے کے سوا وہاں کچھ نہ پاتے-

اور جہاں تک متقیوں کا تعلق ہے فرمایا "خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں- سو خدا کی طرف آجاؤ-" اب اس سے زیادہ بڑی پناہ اور کیا ہو سکتی ہے اور اس سے زیادہ پاکیزہ اور پیار ابلاوا اور کیا ہو سکتا ہے- یہ ساری باتیں کھول دیں اور آخر پہ فرمایا خدا کی طرف آجاؤ- "اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو-" یعنی وہ سارے امور جو بیان ہوئے ہیں وہ دراصل اللہ کی مخالفت ہیں اور اگر وہ تم کرو گے تو گویا خدا کے مخالف ٹھہرو گے- "سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو- یہی راہ نجات کی ہے-"

(کشتی نوح' روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70 تا 72)

اب بعض دوسرے اقتباسات ہیں جو میں اسی تسلسل میں بیان کرتا ہوں اور جب تک یہ اقتباس ختم ہوتے ہیں اتنی دیر میں ہم (اللہ نے چاہا تو) اور اقتباس اکٹھے کرلیں گے- **اگر ساری عمر بھی حضرت (بانی سلسلہ) کے اقتباسات پرہی خطبے دئے جائیں تو جماعت کے لئے اس سے زیادہ خوشخبری کوئی نہیں ہو سکتی-** ایک ایسے پیارے انداز کی نصیحت ہے کہ دوسرے منہ کی باتوں کے مقابل پر ایسا ہے کہ دوسرے منہ کی باتیں زمین سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ آسمان سے تعلق رکھتی ہیں آسمان سے تعلق کے باوجود آسمان سے اس طرح اترتی ہیں جیسے رحمت باراں اتر رہی ہے-

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "پیغمبر الوہیت کے مظہر اور خدا نما ہوتے ہیں پھر سچا (-) معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر بنے-" "پیغمبر الوہیت کے مظہر" اللہ تعالیٰ کے مظہر' اس کی خدائی کے مظہر اور خدا نما ہوتے ہیں- اور خدا دکھانے والے ہوتے ہیں- "پھر سچا (-)

معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر بنے-" اب اس سے زیادہ کھلا' واضح معیار اور کیا آپ کے لئے مقرر کیا جاسکتا ہے- پیغمبر کو تو سب جانتے ہیں بعض لوگ خود نہ جانتے ہوں تو (-) مبالغہ آمیز تقاریر سے پیغمبروں کے متعلق عجیب عجیب تصور باندھ لیتے ہیں مگر یہ جوڑ بھول جاتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا نما ہیں تو تم پیغمبر نما ہو- وہ سب کچھ کر کے دکھانا ہوگا ایسے حال میں زندگی بسر کرنی ہوگی کہ لوگوں کو پیغمبر یاد آئیں-

یہ ایک فقرہ ہے اس میں ساری زندگی کی کہانی آگئی ہے- "پیغمبر الوہیت کے مظہر اور خدا نما ہوتے ہیں پھر سچا (-) معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر بنے-" اور یہ ایک فرضی پیغام نہیں اس کو حقیقت پر چسپاں کر کے دکھاتے ہیں-(-)

فرمایا اس دور میں بھی جبکہ تمہارے لئے اللہ نے ایک امام مقرر فرمادیا ہے یعنی حضرت (بانی سلسلہ) اگر وہی محویت اور وہی اطاعت میں گمشدگی پیدا نہ ہوگی تو پھر تم سچے مریدوں میں داخل نہیں ہو سکتے- **اطاعت میں گمشدگی یہ حضرت (بانی سلسلہ) کا اپنا محاورہ ہے' بہت ہی پیارا- سچی اطاعت میں انسان گم ضرور ہوتا ہے اس ذات میں گم ہو جاتا ہے جس کی اطاعت کی جاتی ہے اس کے مقابل پر کچھ بھی باقی نہیں رہتا- اپنے نفس کو مٹا دیتا ہے-**

جیسا کہ دو مصوروں کا امتحان لیا گیا تھا اس میں جو مضمون ہے وہ اسی محویت اور گمشدگی سے تعلق رکھتا ہے- دو مصور اس بات کے دعویدار تھے کہ ہم سے بہتر مصور اور نہیں ملے گا- ایک بادشاہ نے ان کو امتحان کے لئے بلایا اور کہا کہ ابھی دیکھ لیتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ آؤ تم دونوں کا امتحان کرتے ہیں- ایک بڑے ہال میں ایک پردہ بیچ میں کھینچ دیا گیا اور ایک طرف ایک مصور کو بٹھا دیا دوسری طرف دوسرے مصور کو- معین وقت دے دیا گیا تین چار جتنے بھی مہینے آپس میں طے ہوئے اور ان کو ان کی ضروریات مہیا کی جاتی رہیں- مگر اندر جانے کی کسی کو اجازت نہیں تھی- دروازہ کھٹکھٹا کر ان کو بتا دیا جاتا تھا بتائیں کیا چیز چاہئے وہ مہیا کر دی جاتی تھی- آخر جب امتحان کا وقت پورا ہوا تو اتنی خوبصورت منظر کشی تھی کہ آنکھیں اس سے الگ نہیں ہوتی تھیں- اتنی تفصیل سے حسین نظارے دکھائے گئے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے قدرت سامنے آکھڑی ہو- ہر شخص عش عش کر اٹھا- واہ واہ مصوری اس کو کہتے ہیں- دوسرے مصور سے پوچھا گیا کہ آؤ اب تمہارے کمرے میں داخل ہوتے ہیں- اس نے کہا نہیں میری ایک شرط ہے کہ حجاب جو بیچ میں ہے اس کو اٹھا لیا جائے- چنانچہ جب حجاب اٹھایا گیا تو بعینہ وہی تصویر جو اس دیوار پر تھی وہ اس دیوار پر دکھائی دینے لگی کیونکہ اس مصور نے سوائے دیوار کو صیقل کرنے کے اور کوئی کام نہیں کیا تھا- اتنا چمکایا' اتنا چمکایا کہ درمیان سے شیشہ اٹھ گیا یعنی شیشے کی بھی کوئی جھلک دکھائی دیتی ہے مگر اس دیوار کے پردے کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دیتی تھی- کچھ دیر کے لئے تو مبہوت ہو گئے کہ یہ کیا بات ہوئی ہے اور پھر بے اختیار دل سے واہ واہ اٹھی- اس کہانی میں جس پردے کا ذکر ہے وہ پردہ اٹھانا ہوگا اس کے بغیر وہ محویت نہیں ہو سکتی جس کا میں نے ذکر کیا ہے- حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں کہ اطاعت میں گمشدگی- وہ دیوار جس کا عکس بننا چاہتی تھی اس میں گم ہو گئی اور بیچ کا پردہ حائل جو تھا وہ اٹھ گیا-

ہر انسان اور اس کے راہنما کے درمیان اگر پردہ ہے تو وہ راہنما سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا- اگر پردہ اٹھ جائے تو ہر خرابی سے پردہ اٹھ جائے گا اور بعینہٖ انسان اس کی پیروی میں اپنی زندگی کو فنا کر دے گا......

اب شیطان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "شیطان جھوٹ' ظلم' جذبات' خون' طول امل' ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے-" جھوٹ دوسروں میں دیکھو کتنا برا لگتا ہے اپنے نفس کو تھوڑی دیر کے لئے بھلا دو اور غیر کی نظر سے دوسرے کے جھوٹ کو دیکھو کہ کتنا مکروہ لگتا ہے اور یہی جھوٹ ہے جس پہ تم منہ مارتے ہو- اس کو پل پل کھاتے ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بھول جاتے ہو کہ یہی وہ جھوٹ ہے جس سے تمہیں شدید نفرت ہے۔ اپنی ذات میں نفرت دکھائی نہیں دیتی۔ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ شیطان جھوٹ' ظلم' جذبات' خون یعنی ایک دوسرے کا خون کرنا' طول امل امید کو کھینچتے چلے جانا یعنی ایسی چیزوں کی خواہش کرتے چلے جانا جو اپنی طاقت اور بساط سے بھی بہت زیادہ ہوں' بہت بڑھ کر ہوں لیکن کبھی ختم ہونے میں نہ آئیں۔ ریاء' دکھاوا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔

یہ دعوت کرتا ہے سے کیا مراد ہے۔ "بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔" یہ دعوت شیطان کے چیلوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جتنے بھی شیطانی وجود ہیں وہ بھی ایک دعوت کیا کرتے ہیں اور جتنے بھی الٰہی وجود ہیں وہ بھی ایک دعوت کیا کرتے ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ کا وجود خدا نما ہونے کی وجہ سے ان کو تو بلاتا ہی تھا جو پہچان رہے تھے کہ اس کی ذات میں خدا جھلک رہا ہے لیکن دعوت شرط تھی اس طرف لوگوں کو بلاتے بھی تھے۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ شیطان بلاتا نہیں یہ ایک وہم ہے' خوش فہمی ہے' شیطان ضرور بلاتا ہے۔ اور جو لوگ آپ کو ان سب چیزوں کی طرف بلانے والے "ساتھی" دوست جتنے بھی آپ کے قریبی ہوں یہ سارے شیطان کے چیلے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ یا ان سے منہ موڑا جائے یا ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اب تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔

اب یہ لفظ دعوت کرتا ہے اگر ایک انسان اسی پر غور کرے تو وہ حضرت (بانی سلسلہ) کی سچائی کا صرف اس فقرے سے قائل ہو سکتا ہے۔ یہ عارفانہ کلام ہے' ایک سچے کا کلام ہے' جس کو ان سب راہوں کا تجربہ ہے محض ایک مولوی کی نصیحت نہیں۔ (-) اس کو پتہ ہی نہیں کہ سچوں کے دل پہ کیا گذرتی ہے ان کو کیسا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ اور ہر بات کا ہر حصہ سچا ہوتا ہے ورنہ ایک اردو دان یہ کہے گا او ہو یہ فقرے میں زائد لکھا گیا ہے ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔ اس بے وقوف کو کیا پتہ کہ اردو کیا ہوتی ہے۔ **اردو کسی نے سیکھنی ہے تو (حضرت بانی سلسلہ) سے سیکھے۔ ہر زبان سچائی سے بنتی ہے' ہر زبان میں سچائی کی طاقت چمکتی ہے اور اردو میں بھی جو حضرت (بانی سلسلہ) کا ایک مقام اور مرتبہ ہے اس کو کبھی کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔** نہ پہلے (ائمہ) پہنچ سکے۔ میرا تو سوال ہی نہیں نہ آئندہ کبھی کوئی (ائمہ) پہنچ سکیں گے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کی بات ہی اور ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں آپ کے مقام کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔

ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ' صبر' محویت' فنافی اللہ' اخلاص' ایمان' فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔" یعنی ان چیزوں کی طرف بلانا ضروری ہے اور اللہ ہمیشہ انہی چیزوں کی طرف دعوت دیا کرتا ہے۔ "انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔" تجاذب کہتے ہیں ایسی چیز جس میں کھینچنے کی طاقت ہو اور تجاذب کا زائد معنی یہ ہے کہ دو طرف کھینچنے کی طاقت ہو۔ ایک طرف ایک طرف سے کھینچا جا رہا ہو' دوسری طرف سے دوسرا اگر وہ دوسری طرف کھینچ رہا ہو۔ جیسے رسہ کشی میں ہوا کرتا ہے یہ ایک تجاذب ہے فرماتے ہیں "انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے **پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرت رشید' سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خدا ہی میں اپنی راحت' تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔"**

اب یہ جو تجربہ ہے یہ ہر انسان کو کبھی کبھی ضرور ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات وہ جب کسی بری بات سے بھاگتا ہے تو اس کا دل گواہ ہو گا کہ اس کے نتیجے میں ضرور تسلی اور راحت اور اطمینان پائے گا اور جو کلیتاً خدا کی طرف دوڑ رہا ہو اس کے ہر فیصلے میں راحت اور اطمینان ہو گا۔ "مگر ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں۔ جب تک اس میں نشان نہ پائے جاویں وہ معتبر نہیں ہو سکتی۔" اب وہم و گمان کی بات نہیں ہے کہ آپ سمجھیں کہ ہاں ہم نے یہی کام کرنا ہوتا ہے۔ فرمایا کچھ نشان ضروری ہیں۔ "دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کر لیتا ہے۔ بنفشہ' خیار شنبر اور تربد میں۔" یہ وہ دوائیں ہیں جو پرانے رسمی طب میں استعمال ہوا کرتی تھیں ابھی بھی مختلف شکلوں میں آج کے طلباء بھی استعمال کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں "اگر وہ صفات نہ پائے جائیں جو ایک بڑے تجربے کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں تو طبیب ان کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہے۔" دواؤں کی پہچان ان ناموں سے نہیں جن ناموں سے وہ بکا کرتی ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ وہ دوائیں جب طبیب خریدتا ہے تو پھر تجربہ کر کے دیکھتا ہے کہ انکا فائدہ بھی ہوا ہے کہ نہیں۔ اگر وہ فائدہ اس میں نہ ہو تو وہ مصنوعی دوائیں ہیں بے کار دوائیں ہیں اور آج کل Third World میں دواؤں کے نام پر پتہ نہیں کیا کیا بک رہا ہے اور اس لائق ہوتی ہیں اکثر دوائیں کہ وہ ردی کی طرح ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائیں۔

"اس طرح پر ایمان کے نشانات ہیں۔" فرمایا ایمان بھی بعض نشانات رکھتا ہے اگر وہ نشانات تم میں نہ ہوں تو محض وہم ہے کہ تمہیں ایمان ہے اس لئے اپنے ایمان کو اس طرح پرکھو جیسے طبیب دواؤں کو پرکھتا ہے۔ اور وہ ایمان ایسے ہیں۔ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے بار بار ان کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم' مطبوعہ لندن' صفحہ 168' 169)۔

وہ ایسے نشان تو نہیں جو مخفی ہوں یا چھپے ہوئے تم سے' تمہارے دماغ میں آئیں ہی نہ۔

خدا کا کلام پڑھو تو ایمان کی ہر علامت کا اس میں بیان ہے۔ اس سے اپنے آپ کو پرکھو کیونکہ وہ دوا جو تجویز ہوئی ہے وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی' تمہارا نفس جھوٹا ہو سکتا ہے۔

ایک موقعہ پر شہد کے استعمال کی بات تھی۔ ایک مریض کو پیٹ میں تکلیف تھی آنحضرت ﷺ نے شہد تجویز کیا اور وہ آیا کہ میں تو ابھی تک ویسا ہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اور شہد پیو۔ پھر آیا آپؐ نے فرمایا اور شہد پیو اور فرمایا کہ دیکھو تمہارا پیٹ جھوٹا ہو سکتا ہے مگر اللہ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ شہد میں ضرور شفاء ہے۔ اور اسی طرح شہد بار بار پینے سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل شفایاب ہو گیا۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے جو ذکر فرمایا ہے وہ ان ایمان کی نشانیوں کا ذکر ہے جو لاریب کتاب میں ہیں۔ جھوٹ اس کتاب میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ ساری نشانیاں سچی ہیں۔ ان نشانیوں کو اپنے اندر تلاش کرو۔ (-) تو کس طرح حضرت (بانی سلسلہ) چھوٹی چھوٹی' سادہ سادہ' پیاری پیاری نصیحتوں سے کتنے عظیم مضمون کی طرف آپ کو لے جاتے ہیں۔ ایسا مضمون جو ساری زندگی پہ حاوی ہو جاتا ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کس طرف بلایا جا رہا ہوں ورنہ شاید ڈر جاتا پہلے ہی رک جاتا' تھوڑا تھوڑا کر کے آگے قدم بڑھایا جا رہا ہے۔ پاس پہنچتا ہے انسان کہتا ہے او ہو میں تو ہر طرف سے گھیرے میں آ گیا' اب تو مجال نہیں کہ ان باتوں کو نظر انداز کر سکوں۔

پس یہاں سے (اللہ نے چاہا تو) اگلے خطبے کا مضمون شروع ہو گا سوائے اس کے کہ کچھ اور باتیں ایسی ہو جائیں جن کا بیچ میں ذکر کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس طرح حضرت (بانی سلسلہ) کی چھوٹی چھوٹی پیاری نصیحتوں کے نتیجے میں جماعت بڑی بنتی چلی جائے گی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظر اصلاح وارشاد

امرائے کرام کی توجہ کے لئے

رشتہ ناطہ کے متعلق چند ضروری ہدایات

رشتہ ناطہ کے روزمرہ معاملات سے احسن طور پر نپٹنے کے لئے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض ضروری ارشادات فرمائے ہیں جن کی روشنی میں امراء کرام سے تعمیل و تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ ہر ضلع کے امیر اپنے ضلع کی حدود کے اندر قابل شادی بچے بچیوں کے کوائف جمع کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

2۔ آئندہ کے لئے جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب نہیں ہو گا بلکہ امیر صاحب ضلع اپنے ضلع میں رشتہ ناطہ کے معاملات کے پیش نظر مناسب تعداد میں مناسب افراد کو بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ نامزد کریں اور ایسی تقرری کی اطلاع مرکز کو بھی بھجوائیں۔

3۔ ایسے نامزد سیکرٹریان رشتہ ناطہ کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے حلقہ میں رہتے ہوئے ایسے قابل شادی بچے بچیوں کے کوائف جمع کریں جنہیں رشتہ کے تعلق میں جماعتی تعاون درکار ہو۔ اس سلسلہ میں اپنے امیر صاحب ضلع کی زیر نگرانی کام کرنا ہو گا۔

4۔ جو کوائف تیار ہوں ہر ضلع کے امیر صاحب ان کی ایک مجموعی نقل مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کو بھجوانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

5۔ احباب جماعت کو رشتہ ناطہ کے تعلق میں ایسی تربیتی رہنمائی اور نگرانی بھی امیر صاحب ضلع کے ذریعہ ملنی چاہئے جس کے نتیجہ میں رشتے آسانی سے اور حقائق کے قریب رہ کر طے پائیں۔ بے جا مطالبات یا شرائط عائد کرنا۔ بچے بچیوں کی شادی میں غیر معمولی تاخیر کرنا۔ دنیا دارانہ سوچوں کو مقدم رکھنا وغیرہ امور پر احباب جماعت کی موثر تربیت اور رہنمائی کی ضرورت ہے ہر امیر صاحب ضلع کو اپنے عہدیداران۔ مربیان سلسلہ اور نامزد کردہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ کے ذریعہ احباب کی تربیت اور رہنمائی کا کام لینا چاہئے۔

6۔ اگر کوئی ایسا کیس یا گھرانہ پیش نظر ہو جس کی فہمائش اور رہنمائی کے لئے مرکز سے تعاون درکار ہو اس کی بابت امیر صاحب ضلع کو ایسا معاملہ بلا تاخیر مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کے نوٹس میں لانا چاہئے۔

7۔ مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف سے قابل شادی بچے بچیوں کے رشتہ کے لئے کوائف فارم تیار کرائے گئے ہیں جو مرکز سے حسب ضرورت منگوائے جاسکتے ہیں۔

8۔ رشتہ ناطہ کے تعلق میں جو کوائف مقامی طور پر مرتب ہوں اور رشتوں کے طے کرانے مین جو خط و کتابت اور کوشش عمل میں لائی جائے اس میں لازمی طور پر احتیاط کرنی ہو گی کہ ان کوائف کو امانت سمجھ کر محفوظ رکھا جائے۔ بے موقعہ اور بے جا ایسا اظہار نہ ہو جو کسی فریق کی دل آزاری یا عزت نفس مجروح کرنے والا ہو۔ امانت شفقت اور ہمدردی کے پہلو کو غالب رکھنا ہو گا۔

9۔ رشتہ ناطہ کے تعلق میں جماعتی سطح سے جس قدر بھی کارروائی ہو اس کی حیثیت صرف رہنمائی اور فریقین کے رابطہ کی حد تک ہونی چاہئے۔ لیکن کسی رشتہ کے نفع نقصان یا قطعی فیصلہ کی ذمہ داری فریقین کے اپنے سر پر ہو گی۔ نظام اس بارہ میں عمومی رہنمائی کی حد تک کام کر سکتا ہے۔

10۔ رشتہ ناطہ کا معاملہ ظاہری واقفیت اور تحقیق وغیرہ سے بڑھ کر گہرا تعلق دعا سے رکھتا ہے اس لئے عہدیداران اور فریقین کو دعا کا پہلو ہمیشہ مقدم رکھنا چاہئے کہ اسی میں سب برکتیں ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 27۔اپریل 1998ء

12-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام۔
1-20 رات۔درس کلام الٰہی 97-1-25
3-30 رات۔چینی زبان سیکھئے۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ناصرات اور اطفال سپورٹس۔
5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔
7-05 صبح۔اردو کلاس۔
8-10 صبح۔ایم۔ٹی۔اے۔ورائٹی۔
8-25 صبح۔چینی زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-40 صبح۔چلڈرنز کارنر واقفین نو پروگرام۔
11-15 دوپہر۔درس قرآن 97-1-25
1-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-10 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-15 دوپہر۔سپورٹس۔والی بال فائنل میچ۔
4-30 شام۔نارویجین زبان سیکھئے۔
7-10 رات۔ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

منگل 28۔اپریل 1998ء

12-25 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-05 رات۔ تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-50 رات۔ہومیوپیتھی کلاس۔
2-55 رات۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔لجنہ اماء اللہ کی پہلی چودہ ممبرات۔
3-25 رات۔نارویجین زبان سیکھئے۔
4-45 رات۔ بچوں کی حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔سپورٹس۔والی بال فائنل۔
7-05 صبح۔اردو کلاس۔
8-10 صبح۔نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ہومیوپیتھی کلاس۔
10-45 صبح۔چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-20 دوپہر۔پشتو پروگرام۔
12-25 دوپہر۔ تعلیم دین حق۔
12-55 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔طبی معاملات۔
7-05 رات۔ترجمہ قران کلاس۔
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 اردو کلاس۔

بدھ 29۔اپریل 1998ء

12-40 رات۔قرآن کریم کا صحیح تلفظ۔
1-05 رات۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔
1-35 رات۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-00 رات۔ ترجمہ قرآن کریم کلاس۔ 28-4-98
3-05 رات۔حکایات شیریں
4-45 قرآن کریم کا صحیح تلفظ۔
5-10 لقاء مع العرب۔
6-25 صبح۔طبی معاملات۔
7-00 صبح۔اردو کلاس۔
8-40 صبح۔حکایات شیریں۔
8-50 صبح۔ ترجمہ قران کریم کلاس۔ 28-4-98۔
10-45 صبح۔قرآن کریم کا صحیح تلفظ۔
12-05 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-30 دوپہر۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
1-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔گفتگو۔
7-00 رات۔ ترجمہ قرآن کریم کلاس۔ از حضرت صاحب 98-4-29
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔
9-20 رات۔ڈاکومنٹری۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

خدام کے مطالعہ کیلئے

○ ماہ مئی 1998ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ کی کتاب "توضیح مرام" مقرر ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم

For Genuine TOYOTA Parts

AL FURQAN MOTORS (PVT) Limited

Al-Furqan Motors (Pvt) Limited

Phone 021-7724606-7-9

47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

ٹیوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

47۔تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

فون : 021-7724606
7724607-7724609

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25 اپریل-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل ابراہیم صالح بکر نے کہا ہے کہ مسلم امہ افغان مذاکرات کے مثبت نتائج کی منتظر ہے۔ اسلامی کانفرنس افغانستان میں مستقل امن کے قیام کے لئے کامیاب مذاکرات کرانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ آپس کے اختلافات جلد ختم کرنے کے لئے افغان رہنماؤں کا اسلام آباد میں جمع ہونا نیک شگون ہے۔

عرب حکومتوں نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جدوجہد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں قاہرہ میں عرب لیگ کے بائیس رکن ملکوں کے وزراء انصاف اور وزراء داخلہ نے ایک تاریخی سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں۔

ترک پارلیمنٹ وزیراعظم کے اثاثوں کی چھان بین کرے گی۔ وزیراعظم مسعود یلماز پر دولت چھپانے کا الزام ہے۔

روس کے صدر یلسن کے نامزد وزیراعظم 35 سالہ سرگئی کرینکو کو روسی پارلیمنٹ نے وزیراعظم تسلیم کر لیا ہے۔

بھارت میں دو ریل گاڑیاں ٹکرانے سے 24۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

عراق میں ایک ممتاز شیعہ عالم مرتضیٰ علی محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔

روانڈا کی حکومت نے 1994ء کے قتل عام کے 20 ملزموں کو سرعام پھانسی دینے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ اقوام متحدہ نے اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ان افراد پر باقاعدہ مقدمہ نہیں چلایا گیا۔

برونڈی کے قصبوں پر باغیوں نے حملہ کر کے 24 شہری ہلاک کر دیئے ہیں۔

بھوٹان میں 12 سو سالہ ایک پرانی عبادت گاہ جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ اس سانحہ میں 3 بدھ راہب بھی ہلاک ہو گئے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے برسلز میں پاکستانیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معاشی استحکام اور شفاف نجکاری کے عمل سے پاکستان بیرونی سرمایہ کاری کے لئے مثالی خطہ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا ملک میں احتساب جاری ہے۔ ہم نے معاملہ عدالتوں تک پہنچا دیا ہے۔ اب قومی خزانہ کے لٹیروں کو سزا دینا عدالتوں کا کام ہے۔

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ علماء کرام ملک کے کونے کونے میں پھیل جائیں اور فرقہ واریت کے بیج بونے والوں کے عزائم ناکام بنا دیں۔ کوئی مکتبہ فکر فرقہ وارانہ دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔

پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے کہ وفاقی حکومت قومی لٹیروں کے نام شائع کرے۔ اپوزیشن نے قرارداد کی مخالفت نہیں کی۔ تاہم اپوزیشن نے مطالبہ کیا کہ احتساب کا عمل 1980ء سے شروع کیا جائے۔

خفیہ ایجنسی نے گنگن پور کے قریب پاک بھارت سرحد پر واقع ٹھاکرہ میں خفیہ ٹھکانے سے "را" کا ایک ایجنٹ گرفتار کر لیا ہے۔ 2 فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے لاٹھی چارج کر کے بزدلی دکھائی ہے۔ کسی دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ کراچی میں پرامن خواتین اور پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے احتجاج کرنے والوں پر لاٹھی چارج قابل مذمت ہے۔ حکومت بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی ہے۔

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ 2003ء تک شرح خواندگی 70 فیصد ہو جائے گی۔

رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ حکومت ایک سال میں عوامی توقعات پوری نہیں کر سکی۔

وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ایف 16 کے بدلے قرضے معاف کرنے کی پیش کش کی ہے۔

کوئٹہ میں سرکاری ملازمین نے وزیر اعلیٰ ہاؤس پر دھاوا بول دیا۔ سینکڑوں ملازموں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملازمین الاؤنس کی بحالی کا مطالبہ کر رہے تھے۔

صدر مملکت نے تمام وزارتوں، کارپوریشنوں ڈویژنوں، سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے ڈپٹی سیکرٹریوں کی سطح کے ملازمین کے گھریلو سرکاری ٹیلی فون کنکشنوں کی سہولت ختم کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ ضروری کنکشن کے لئے وزارت خزانہ سے اجازت لینی ہوگی۔

حکومت 15- مئی سے ٹیکس چوروں کے خلاف بھرپور مہم شروع کر رہی ہے۔ انکم ٹیکس نادہندگان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

صوبہ پنجاب کے تمام محکمے ٹیکسوں کا ہدف پورا کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔

چیئرمین واپڈا نے کہا ہے کہ صارف ہی نہیں واپڈا اہلکار بھی بجلی چور ہیں۔

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول ایکوا سیف واٹر فلٹر کی بدولت اب آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ فون 211212 PP
سٹاکسٹس:-
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ ☎212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ ☎211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ ☎211006

بیت الاقصیٰ میں خطبہ

○ ربوہ- 24- اپریل 1998ء- آج یہاں بیت الاقصیٰ میں خطبہ محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دیا۔ اور خطبہ میں جملہ احباب کو خدمت خلق اور ضرورت مندوں کی امداد کی طرف متوجہ فرمایا۔ اسی ضمن میں آپ نے موسم گرما میں مستحقین کے لئے جماعت کی طرف سے گندم مہیا کرنے کے انتظام کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب کو اس مد میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

☆......☆......☆......☆

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
فینسی جیولرز
سندھی لونگ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212868
رہائش 212867

جرمن ولوکل ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156 - فیکس (04524-212299)

نہایت باموقع پلاٹس
-○ محلہ ناصر آباد (مبارک کالونی) برلب ساہیوال روڈ کمرشل و رہائشی پلاٹس ایک ایک کنال 10-15 مرلہ کالونی میں اوپن سپیس کے ساتھ ساتھ۔
-○ 24 کنال زمین دو پختہ سڑکوں کے درمیان (سرگودھا روڈ اور کالووال روڈ کے سنگم میں۔
فیکٹری وغیرہ لگانے کیلئے بہترین موقعہ نیز رہائشی پلاٹس کی صورت میں بھی دستیاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 211060 212601
آفس: 212508 212626